22392 ـ سودی بنكوں میں اموال ركھنا

سوال

اگر میں ركھی گئی رقم پر كسی بھی قسم كا فائدہ (سود) لینے سے انكار كردوں تو كیا میرے لیے صرف معاملات كے لین دین كے لیے بنك میں پیسے باقی ركھنا جائز ہونگے؟ لیكن بنك والے خود تو اس رقم پر سود فائدہ حاصل كرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سودی لین دین كرنے والے بنكوں میں اپنی رقم ركھنی جائز نہیں، اور مسلمان شخص كے لیے بغیر كسی مجبوری كے ایسا كرنا جائز نہیں، اور یہ اس وقت ہو سكتا ہے جب اس میں تین شروط پائی جائیں:

1 ـ اس كی ضرورت پیش آ جائے:

وہ اس طرح كہ ان بنكوں كے علاوہ رقم ركھنے كے لیے كوئی جگہ نہ ہو جہاں اموال كی حفاظت ہو سكے، لہذا جب اس سودی بنك كے علاوہ كوئی ایسی جگہ موجود ہو جہاں مال كی حفاظت كرنا ممكن ہو تو سود كا لین دین كرنے والے بنك میں مال ركھنا جائز نہیں.

2 ـ بنك كا معاملہ سو فیصدی سود سے پاك ہو:

اور اگر جب بنك كا معاملہ سو فیصدی سودی ہو تو اس بنك میں مال ركھنا مطلقا جائز نہیں، كیونكہ اس حالت میں بنك كے اندر رقم ركھنی سود میں بنك سے ساتھ معاونت ہے، اور سود پر اس كی معاونت كرنی جائز نہیں.

3 ـ رقم ركھنے والا شخص نفع نہ لے، اور اگر اس نے نفع لیا تو یہ سود ہے، اور كتاب و سنت اور مسلمانوں كے اجماع كے مطابق سود حرام ہے.

اور سائل كا یہ كہنا كہ: اگر وہ فائد نہیں لے گا تو بنك لے لے گا.

یہ فائدہ نہیں بلكہ یہ تو حرام كردہ سود ہے اور اصلا یہ بنك كا ہے، اور مال ركھنے والے كے لیے اس میں سے كچھ بھی لینے كا حق نہیں، كیونكہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سود ترك كرنے كا حكم دیتے ہوئے فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو البقرۃ (278)

اللہ تعالی نے سود لینے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا:

اگر تم ایسا نہیں کرو گے (سود نہیں چھوڑو گے) تو پھر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ البقرۃ (279).

اور اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ یہ اموال بنکوں میں رکھنا شرعی معنی میں امانت رکھنا نہیں، کیونکہ شرعی امانت تو یہ ہے کہ آپ اپنا مال دیں اور یہ مال اس کے پاس اسی طرح رہے اور وہ اس میں کوئی بھی تصرف نہ کرے، لیکن بنك جو اس میں تصرف کرتا ہے وہ تو شرعا قرض ہے نہ کہ امانت، اور فقہاء کرام نے اس میں یہ بیان کیا ہے کہ:

جب امانت رکھنے والے شخص نے مودع (یعنی جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے) کو مال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہو تو اس سے یہ قرض بن جائے گا. (اور اسی لیے اس پر زیادہ سود ہوگا)

واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی منار الاسلام للشیخ ابن عثیمین (2 / 433 - 440).

واللہ اعلم .